16

جماعت کی برکات

فرمودہ ۲۶ مئی ۱۹۱۶ء

"مجھے افسوس ہے کہ پچھلا خطبہ جمعہ قلمبند نہ کیا جا سکا جو نہایت اہم نصائح پر مبنی تھا۔ اور جس میں حضور نے جماعت کو بتلایا تھا کہ جب تک اس کے تمام افراد کام میں نہ لگ جائیں گے اور تمام ان ذرائع سے کام نہ لیں گے جو کسی مقصد کے حصول کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس وقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی۔ پھر اسی سلسلہ میں جماعت قادیان کو بالخصوص نصیحت فرمائی کہ وہ ایثار اور کام میں انہماک کا نیک نمونہ دکھائیں۔ یہاں اور قرب و جوار کے لوگوں سے تعلقات محبت قائم کریں انہیں اپنے کاموں اور تجویزوں میں شریک کر کے رشتۂ اتحاد مضبوط کریں۔ بہرحال یہ خطبہ بھی اسی پچھلے خطبہ کے سلسلے میں ہے۔" ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر فرمایا:۔

بہت لوگوں نے مختلف مواقع پر ہجوم دیکھے ہوں گے۔ ہر علاقہ میں قریباً میلے ہوتے ہیں جہاں لوگ جمع ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے تو ہر جمعہ کو ہجوم ہوتا ہے۔ پھر ہر سال میں عیدین کے موقعہ پر تمام ارد گرد کے لوگ بھی اکٹھے ہوتے ہیں۔ غرض ہر علاقہ اور ہر ملک کے لوگوں میں مختلف طرز پر کہیں مذہبی رنگ میں اور کہیں دنیاوی رنگ میں اجتماع مخلوق ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر جب کبھی جگہ تنگ ہوتی ہے تو یہ بات پیدا ہو جاتی ہے کہ لوگ اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ لگ جاتے ہیں کہ گویا ایک دیوار بنی ہوئی ہے۔ پھر جب وہ ہجوم کسی طرف چلتا ہے تو تمام لوگ آپس میں ایسے چپکے ہوتے ہیں کہ ایک دوسرے سے الگ نہیں ہو سکتے۔ اور تمام چھوٹے بڑے کمزور طاقتور سب آگے ہی آگے بڑھے جاتے ہیں چونکہ ہر ایک انسان اس ہجوم میں پھنسا ہوا ہوتا ہے اس لئے وہ چلنے سے رک

نہیں سکتا۔ اسی طرح دنیا میں خدا تعالےٰ نے مختلف طبائع اور مختلف مذاق کے انسانوں کا ایک بہت بڑا ہجوم پیدا کیا ہے جس طرح ان ہجوم کے موقع پر انسان ایک دوسرے کے ساتھ چپک جاتے ہیں اور الگ نہیں ہو سکتے اسی طرح دنیا کے ہجوم میں بھی جب کوئی انسان خواہ کمزور اور ناتواں ہی کیوں نہ ہو چلنے والی جماعت کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کر لیتا ہے تو اس کا قدم بھی آگے ہی آگے پڑتا ہے۔ اس طرح پھنسا ہوا انسان کبھی پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ بلکہ اپنی طاقت کے ساتھ نہ سہی دوسروں کے سہارے ہی آگے نکل جاتا ہے۔ تو ایک علیحدہ رہنے والے انسان میں اور جو جماعت سے وابستہ ہوتا ہے اس میں یہ فرق ہے کہ علیحدہ رہنے والا انسان جس بات کے لئے کوشش کرتا ہے اس کی کوشش اکثر دفعہ ناکام رہتی ہے۔ اور بہت دفعہ وہ تھک کر بیٹھ جاتا ہے۔ مگر وہ شخص جو جماعت سے وابستہ ہوتا ہے اگر وہ تھک جائے اور بیٹھنا بھی چاہے تو بھی نہیں بیٹھ سکتا۔ کیونکہ وہ جماعت کی رَو میں اس طرح بہہ رہا ہوتا ہے کہ وہ اسے آگے ہی آگے لئے جاتی ہے اور بیٹھنے نہیں دیتی۔ یہی حال دین میں بھی ہوتا ہے اور یہی دنیا میں۔ وہ قومیں جو محنت اور مشقت کی عادی ہوتی ہیں ان میں بڑے سست اور کاہل لوگ بھی ہوتے ہیں مگر وہ اس بات کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں کہ محنت کرنے والوں کے ساتھ خود بھی محنت کریں۔ دیکھو یورپ میں تجارت اور مال کی کثرت کی وجہ سے نیز اس لئے کہ اکثر اشیاء دیگر ممالک سے جاتی ہیں۔ ہر ایک چیز گراں ہوتی ہے وہاں چونکہ محنت عام لوگوں میں پھیلی ہوئی ہے اس لئے سست طبائع کو بھی کرنی پڑتی ہے کیوں؟ اس لئے کہ محنتی لوگوں کی کثرت سے وہاں مال بہت زیادہ ہو گیا ہے اور جب مال زیادہ ہو گیا ہے تو ضرور ہے کہ اشیاء کی گرانی ہو۔ اس گرانی کی وجہ سے ایک سست کو بھی اپنی روٹی کمانے کے لئے ہمارے ہندوستان کے محنتیوں سے زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ وہاں بارہ پندرہ گھنٹے مزدوری کرتے ہیں تو کہیں جا کر پیٹ بھرنے کے لئے روٹی کے پیسے کماتے ہیں اور یہاں چار پانچ گھنٹہ کام کرنے سے روٹی میسر آ سکتی ہے وہاں گو مزدوری یہاں کی نسبت زیادہ ملتی ہے مگر اشیاء کی گرانی کی وجہ سے زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے اس لئے سست بھی محنت کرنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ گویا عام لوگوں کی محنت کرنے کی رَو میں وہ آگئے ہیں اور پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔ وہ لوگ جو دریاؤں کے

پاس رہتے ہیں یا جن کے پاس نہریں اور نالے گذرتے ہیں۔ انہوں نے دیکھا ہوگا کہ کبھی پانی میں بھنور پڑتا ہے اس بھنور میں جو چیز پڑ جائے پھر وہ نکل نہیں سکتی۔ اسی طرح عوام کی رو میں جو انسان آجاتا ہے وہ بھی نکل نہیں سکتا اور ایک کمزور اور ناتواں انسان کے آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنے آپ کو طاقتور اور مضبوط چیزوں سے باندھ لے جب وہ آگے چیزیں جائینگی تو وہ بھی آگے ہی آگے جائے گا۔ دنیا میں چونکہ جماعت سے بڑھ کر اور کوئی طاقت نہیں ہے اس لئے ترقی کرنے کا سب سے بہتر طریق یہی ہے کہ انسان جماعت سے اپنے آپ کو وابستہ کرلے۔ اس سے سست بھی آگے بڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ گویا جماعت کے لوگ اس کے لئے سہارا ہو جاتے ہیں۔ جماعت کے انتظام سے داناؤں نے ایسے ایسے فائدے اٹھائے ہیں کہ دیکھ کر حیرت آجاتی ہے۔ نپولین ایک بادشاہ گذرا ہے اس کی نسبت مؤرخوں نے ایک عجیب واقعہ لکھا ہے وہ فرانس کا بادشاہ تھا۔ اس نے روس پر حملہ کیا۔ روسیوں نے یہ طریق اختیار کیا کہ اپنے گاؤں اور شہروں کو جلاتے جاتے اور آگے آگے نکلتے جاتے۔ چونکہ روس کا ملک بہت وسیع ہے اور اس کا شمالی حصہ ایسا خطرناک ہے کہ اگر کوئی واقف کار نہ ہو تو برف کی وجہ سے انسان ہلاک ہو جاتے ہیں اس لئے وہاں تک پہنچ کر نپولین کی بہت سی فوج تباہ ہو گئی۔ اس وقت روسیوں نے نپولین کی فوج پر حملے کرنے شروع کر دیئے۔ اور اسے بہت تنگ کیا حتّٰی کہ وہ واپس ہونے پر مجبور ہو گئی اور اسے بہت جلدی واپس آنا پڑا۔ راستہ میں ایک جگہ ایسی تنگ ہوئی کہ بیٹھنے تک کے لئے جگہ نہ میسر ہو سکتی کیونکہ تمام ارد گرد دلدل تھی۔ اگر زمین پر بیٹھیں تو کپڑے اور ہتھیار کیچڑ سے بھر جاتے تھے اور اگر نہ بیٹھیں تو اتنے تھک گئے تھے کہ چلنے کی طاقت نہ تھی اس وقت نپولین نے یہ تجویز کی کہ وہاں ایک کرسی تھی اس پر ایک شخص کو بٹھا دیا۔ دوسرے کو اس کے گھٹنوں پر۔ تیسرے کو دوسرے کے گھٹنوں پر۔ حتّٰی کہ اس طرح ایک وسیع حلقہ میں لوگوں کو بٹھا دیا۔ آخری آدمی کے گھٹنوں پر اس پہلے شخص کو بٹھا کر کرسی اس کے نیچے سے نکال لی اور اس پر خود بیٹھ گیا۔ اس طرح تمام فوج نے آرام بھی کر لیا اور سامان بھی خراب نہ ہوا۔ تو جماعت کے ساتھ وابستہ ہونے میں بہت سی خوبیاں ہوتی ہیں اور بعض تو ایسے فوائد پہنچتے ہیں۔ جن کا

پتہ بھی نہیں لگتا کہ یہ بھی کوئی بوجھ تھا جو ہلکا ہو گیا ہے۔ لیکن اگر اس کام کو فرداً فرداً کرنے لگو تو بہت مشکل پیش آ جاتی ہے۔ دنیا میں انسان کے لئے جتنی ضروریات زندگی ہیں ان کو اگر ایک انسان فرداً فرداً مہیا کرنے لگے تو کس قدر مشکل کا سامنا ہو مگر تمام دنیا کے اجتماع نے ان کا مہیا ہونا بہت آسان کر دیا ہے ہم نے بچپن میں سکول میں ایک قصہ پڑھا تھا کہ کس طرح مل کر کام کرنے میں بظاہر پتہ بھی نہیں لگتا اور کام بھی ہو جاتا ہے۔ وہ قصہ والا لکھتا ہے کہ ایک شخص نے اپنے بھتیجے کو کہا کہ کل تمھیں ہم ایک ایسا لڈو دیں گے جو ایک لاکھ آدمیوں نے بنایا ہوگا اس بات کو سنکر وہ بہت خوش ہوا۔ دوسرے دن اس امید پر کھانا بھی نہ کھایا کہ اتنے آدمیوں کا بنایا ہوا جو لڈو ہوگا وہ بہت بڑا اور نہایت عمدہ ہوگا۔ اس لئے اسی کو کھاؤں گا۔ دوسرے دن جب اس کے سامنے لڈو رکھا گیا تو وہ وہی تھا جو بازار میں بکتا ہے اس نے کہا کہ آپ تو کہتے تھے کہ ایسا لڈو دیں گے جو لاکھ آدمی نے بنایا ہوگا اور یہ ایسا ہے کہ ایک انسان بھی ایسے ایسے کئی لڈو دن میں بنا سکتا ہے۔ اس نے بتانا شروع کیا کہ دیکھو اس میں کون کون سی چیزیں پڑی ہیں۔ پھر ان کے مہیا کرنے میں کتنے آدمیوں کی محنت صرف ہوئی ہے۔ اس طرح اس نے بہت سے انسان گنا دیئے۔ واقعہ میں بات بھی ٹھیک ہے اگر فرداً فرداً ہر ایک انسان لڈو بنانے کی کوشش کرے۔ تو اسے پتہ لگ جائے۔ کہ کس قدر اس کے لئے محنت کی ضرورت ہوتی ہے یوں تو ایک بہت معمولی چیز سمجھی جاتی ہے۔ اور پیسے کے دو دو خرید لئے جاتے ہیں۔ لیکن اس کا سارا کام کوئی خود کرے تو اسے پتہ لگے کہ یہ ایسا مشکل ہے کہ حکومتوں کا فتح کرنا بھی ایسا نہیں۔ اسی طرح روٹی کو دیکھ لو اب تو بازار سے آٹا خرید لیا جاتا ہے اور پکا کر کھالی جاتی ہے۔ لیکن اگر ایک انسان اس کے تمام اسباب کو خود تیار کرے اور پھر غلہ جمع کرے تو ممکن ہے کہ اس کی تمام عمر ختم ہو جائے اور وہ روٹی نہ تیار کر سکے۔ اب جس قدر آسانیاں ہیں یہ اسی اجتماعی قوت کا نتیجہ ہیں جو دنیا میں کام کر رہی ہے۔ پس جب کوئی شخص جماعت میں شامل ہو جاتا ہے تو ایک تو یہ کہ اگر وہ سست ہو تو بھی محنت اور مشقت کرنے لگ جاتا ہے دوسرے جو کام اس کے لئے ناممکن ہوتا ہے وہ بھی ممکن ہو جاتا ہے اور ایسے کام جس کو انسان اگر ساری عمر بھی لگا رہے تو نہیں کر سکتا۔ تقسیم عمل میں آکر اس آسانی

سے کر لینا ہے کہ اسے کسی قسم کا دکھ محسوس ہی نہیں ہوتا۔ مگر بہت انسان ایسے
ہیں جو سوچتے نہیں اور اس بات کی فکر نہیں کرتے۔ حضرت مظہر جان جاناں کی
نسبت لکھا ہے کہ کوئی شخص ان کے پاس تحفہ کے طور پر کچھ لڈو لایا۔ انہوں نے
ان میں سے دو اٹھا کر اپنے ایک مرید کو دیئے اس نے کھا لیئے۔ جب وہ شخص
چلا گیا تو وہ اس سے پوچھنے لگے کہ وہ لڈو کہاں ہیں اس نے کہا کہ میں نے تو کھا
لئے۔ فرمایا کیا دونوں کھا لیئے۔ اس نے کہا ہاں دونوں کھا لیئے۔ آپ بار بار یہی
سوال کرتے اور وہ یہی جواب دیتا۔ آخر اس نے کہا کیا لڈو کھانے کی کوئی اور
ترکیب تھی۔ جو آپ مجھ سے بار بار یہی پوچھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ اس نے
کہا کہ مجھے بتائی جاوے۔ فرمایا کسی دن بتائیں گے۔ ایک دن پھر جو کوئی شخص
لڈو لایا۔ تو آپ نے ان میں سے ایک اٹھا کر کہا کہ آؤ تمہیں بتاؤں کس قدر لڈو
کھانا چاہیئے لڈو لے کر انہوں نے اپنے آگے رکھ لیا اور اس سے ایک ذرا سا لیکر
خدا کی حمد اور تقدیس بیان کرنا شروع کر دی۔ کہ خدا نے مظہر جان جاناں کے
لئے اس کو اتنے آدمیوں کے ذریعہ بنایا ہے۔ رب انسانوں کو گنتے اور خدا کا شکر
بجا لا کر بہت چھوٹا سا ٹکڑا منہ میں ڈالتے۔ اسی طرح کرتے کرتے ظہر سے عصر کی
نماز کے لئے اذان ہو گئی۔ آپ اٹھ کر نماز پڑھنے چلے گئے اور لڈو وہیں پڑا رہا۔

اس سے انہوں نے یہ بتایا ہے کہ انسان ہر وقت کھاتا پیتا ہے مگر اس کا
دل کبھی شکر گزار ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور نہیں گرتا۔ گو انسان کے لئے ہر روٹی
کا لقمہ اور ہر پانی کا گھونٹ اللہ تعالیٰ کی آیت ہے جس کا اسے شکر گزار ہونا چاہیئے
لیکن وہ گلاس پر گلاس پیتا اور روٹی پر روٹی کھاتا ہے مگر خیال بھی نہیں کرتا
کہ خدا نے اس پر کس قدر فضل اور رحم کیا ہوا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ سب
انتظام کھانے پینے کا اسے خود نہیں کرنا پڑتا۔ اگر وہ خود کرتا تو پانی کا ایک گھونٹ
اور روٹی کا ایک لقمہ بھی اس سے تیار نہ ہو سکتا۔ غرض جماعت کے کاموں اور
تقسیم عمل میں بڑی بڑی برکات ہوتی ہیں۔ پچھلے خطبہ جمعہ میں میں نے بتایا تھا۔
کہ کامیابی کے لئے ان راہوں کو اختیار کرنا ضروری ہے جو خدا تعالیٰ نے انسانوں
کی کامیابی اور ترقی کے لئے مقرر فرمائی ہیں اور ان کے اختیار کئے بغیر کوئی قوم
کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کوئی انسان ہاتھ پر روٹی رکھے رہنے کی وجہ سے کبھی
سیر نہیں ہو سکتا۔ اور پانی کا گلاس پکڑے رکھنے سے اس کی پیاس نہیں بجھ سکتی۔

تاوقتیکہ اس کے منہ میں نہ پڑے۔ جب چھوٹی چھوٹی باتوں کا یہ حال ہے تو جو بڑی باتیں ہیں یعنی دین کی اشاعت اور صداقت کا پھیلانا۔ اس کے لئے تقسیم عمل کی کیوں ضرورت نہیں ہے ایک قوم کا بڑھا کر اد پر لے جانا اور مردنی چھائی ہوئی قوم میں زندگی کی روح پھونکنا کوئی چھوٹا سا کام نہیں ہے اس کیلئے ایک جماعت کی کوشش سعی اور محنت درکار ہے۔ دیکھو خدا تعالےٰ کی طرف سے جس قدر نبی دنیا میں آتے ہیں وہ آکر ایک جماعت تیار کرتے ہیں اور ایسی جماعت کا تیار کرنا نبی کی صداقت کی دلیل ہے اور یہ جماعت آہستہ آہستہ بنتی ہے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ جب کوئی نبی آیا ہو تو سب نے امنا صدقنا کہہ دیا ہو آہستہ آہستہ جماعت بنتی ہے۔ اگر نبی کی جماعت نہ ہو تو تبلیغ کا کام نہیں پھیل سکتا۔ دیکھو ساری دنیا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں پہنچے۔ آپ کے صحابہؓ ہی نے اشاعت اسلام کی ہے اگر وہ لوگ اس وقت یہ کہتے کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی کام ہے۔ ہم کیوں کریں تو کبھی اسلام اس طرح نہ پھیلتا۔ اور نہ وہ اس طرح کامیاب ہوتے۔ انہوں نے جس قدر ترقی کی اسی وجہ سے کی کہ ہر ایک نے اسلام کی اشاعت کو اپنا فرض سمجھا اور جس رنگ میں کسی سے ہو سکا اسی رنگ میں اس کی اشاعت کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا۔ ہماری جماعت کے لئے بھی ضروری ہے کہ اس بات کو سمجھیں۔ اگر کوئی فرداً فرداً کام کرتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں کام میرا نہیں فلاں کا ہے۔ تو وہ یاد رکھے کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکے گا۔ اس بات کو خوب یاد رکھو کہ تمہارے لئے وہی دن کامیابی کا ہوگا اور اسی دن تمہارا دشمن اپنی جگہ چھوڑ کر پیچھے ہٹے گا جبکہ تم میں سے ہر ایک انسان یہ سمجھ لے گا۔ کہ سلسلہ کی ترقی کے لئے کوشش کرنا میرا ہی فرض ہے۔ آپ لوگوں میں سے ہر کسی کو نہ صرف یہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ کام میرا بھی ہے بلکہ یہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ کام میرا ہی ہے۔ ہر شخص اپنے مذاق کے مطابق اس کام کو اپنے ذمہ لے لے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض جگہ عجب سستی سے کام ہوتا ہے اور اس کے متعلق کسی سے دریافت کیا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے وہاں کا فلاں سیکرٹری ہے اس لئے ایسا ہوتا ہے گویا اس کے نزدیک سلسلہ کا کام کرنا صرف سیکرٹری کا ہی فرض ہے وہ صرف نام رکھا لینے سے ہی احمدی ہو گیا ہے اسے کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس قسم کے نقائص کی وجہ سے کئی جگہ کی جماعتیں بجائے آگے بڑھنے کے پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو جماعت کے ساتھ مل کر کام کرنے کے متعلق

کس قدر سمجھایا ہے۔ سورۂ فاتحہ میں ترقی کے متعلق دعائیں سکھلائی ہیں لیکن تین جگہ متکلم کی ضمیر آئی ہے اور تینوں جگہ جمع ہے۔ ایک جگہ بھی واحد نہیں گویا اس سے یہ بتاتا ہے کہ اکیلا انسان کچھ نہیں کرسکتا۔ جماعت کے ساتھ ہو کر کام کرنا چاہیئے۔ پس کسی جماعت کی ترقی فرداً فرداً کام کرنے سے نہیں ہوا کرتی اور جب تک اس کا ہر ایک فرد اپنا فرض نہ سمجھے کامیابی نہیں ہوسکتی پس کسی کو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ فلاں کام سیکرٹری کا ہے بلکہ اسے اپنا سمجھنا چاہیئے اگر سیکرٹری کام نہیں کرسکتا۔ تو وہ کرے نہ کہ اس کی کمزوری کو دیکھتا رہے مثلاً اگر ایک شخص فوج میں دشمن کے مقابلہ پر کھڑا ہوا اور وہ کمزور ہو تو دوسرے کا فرض ہے کہ اس کی جگہ کھڑا ہو جائے۔ کیونکہ وہ اگر اس کی جگہ کھڑا نہیں ہوگا تو اس کا اپنی جگہ کھڑا ہونا بھی لغو ہوگا۔ پس ترقی کے لئے طاقتوروں کا فرض ہے کہ کمزوروں کو اپنے ساتھ کھینچ لیں۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے۔ تو معلوم ہوا کہ ان کی جماعت ہی نہیں۔ اگر ان میں سے بعض افراد گر گئے۔ تو معلوم ہوگا۔ وہ بظاہر جماعت کہلاتے تھے مگر دراصل پراگندہ تھے لیکن اگر وہ کمزوروں کو بھی اپنے ساتھ رکھیں گے تو ثابت ہوگا کہ ان کی جماعت ہے۔

غرض ابھی ہمارے لئے بہت کام باقی ہے اس وقت تک کوئی جماعت جماعت نہیں کہلا سکتی۔ جب تک کہ ہر ایک شخص تبلیغ کو اپنا فرض نہ سمجھے اور اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ مل نہ جائے۔ کہ اگر کوئی درمیان میں سے سرکنا چاہے تو بھی نہ سرک سکے۔

اللہ تعالیٰ یہاں کے لوگوں کو بھی اور باہر کے لوگوں کو بھی اس بات کے سمجھنے کی توفیق دے کہ جو کام ہمارے سپرد ہے اس کو سمجھیں اور اس کے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اور سورۂ فاتحہ میں جو انعام آئے ہیں۔ ان کے وارث بنائے۔ (آمین ثم آمین)

(الفضل ۳۰ مئی ۱۹۱۶ء)